امام غزالیؒ

نماز میں خشوع و خضوع

کتابچہ ترتیب کردہ : ایڈوکیٹ شکیل

x.com: @humvee

دارالاحناف ریسرچ فورم

پیٹر لین کولکاتہ ۷۳

darulahnaf.blogspot.com

۷۳

باب نمبر 19

خضوع و خشوع کا ہونا نماز میں

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آسمان پر چارپائی کے اوپر ایک فرشتہ کو میں نے دیکھا تھا۔ جس کی خدمت میں مزید ستر ہزار فرشتے اسکے گرد حاضر ہیں اور اس فرشتہ کے ہر سانس سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرما دیتا ہے اور اب وہی فرشتہ میں نے کوہ قاف پر دیکھا ہے پر شکستہ ہے رو رہا ہے مجھے دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا کہ شب معراج میں بدستور چارپائی پر موجود تھا۔ میرے قریب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا گذر ہوا مگر میں ان کے لیے نہ اٹھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سزا دے دی اور مجھے یہاں پھینک دیا گیا ہے۔ جہاں تم اب دیکھ رہے ہو وہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور زاری کی اور اس فرشتہ کے حق میں سفارش کی تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے جبریل اس کو کہہ دے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجے گا تو پھر ہی یہ ہو گا۔ اس فرشتے نے آپ جناب پر درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے معافی عطا فرمائی اور اسکے پر (دوبارہ) اگا دیے۔

مروی ہے کہ بندہ کے اعمال میں سے روز قیامت سب سے اول نماز کو دیکھا جاتا ہے۔ اگر نماز مکمل ہوئی تو وہ (نماز) اور اس کا تمام عمل قبول فرمایا جائے گا۔ اور اگر نماز میں ہی کمی واقع ہو گئی تو وہ اور اس کا باقی عمل مردود قرار پائے گا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے فرض نماز کی مثال اس طرح سے ہے جیسے ترازو۔ اس کو جو شخص پورا کرے گا۔ اس کو پورا میسر ہو گا۔

اور حضرت یزید رقاشی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نماز مناسب ہوتی تھی یعنی موزوں ترین تھی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے دو شخص نماز میں کھڑے ہو جاتے ہیں ایک ہی ان کا رکوع و سجود ہوتا ہے۔ لیکن ان دونوں کی نماز میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اس میں آنجناب نے خشوع پر اشارہ فرمایا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس بندہ کی جانب نظر نہیں فرمائے گا جو رکوع میں اور سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے وقت پر نماز ادا کی اسکے لیے وضو مکمل کیا رکوع اور سجدہ اور خشوع مکمل طور پر کیا تو وہ نماز اوپر جاتی ہے۔ دریں حال کہ وہ سفید روشنی ہوتی ہے اور کہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے۔ جس طرح تو نے میری حفاظت کی ہے اور جو شخص بے وقت نماز ادا کرتا ہے وہ درست نہیں کرتا۔ رکوع و سجود اور خشوع مکمل نہیں کرتا وہ نماز بھی اس حال میں اوپر کو چڑھتی ہے کہ وہ سیاہ ہوتی ہے اور کہتی جاتی ہے۔ اللہ تجھ کو برباد کرے جس طرح تو نے مجھے خراب کر دیا ہے۔ آخر کار وہ وہاں تک جاتی ہے جہاں تک اللہ چاہے پھر اس کو پرانے کپڑے کی مانند لپیٹ دیا جاتا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے تمام لوگوں سے زیادہ برا چور نماز میں چوری کرنے والا شخص ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ نماز ایک ترازو ہے جس نے اس کو مکمل کر لیا اس کو پورا ہی ملے گا۔ اور جس نے کم تولا اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ویل للمطففین۔ (جو کم تولنے والے ہیں انکے حق میں خرابی ہے)۔

ایک عالم نے فرمایا ہے نماز کی مثال مانند تجارت کرنے والے کے ہے اس کو اس وقت ہی منافع حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ راس المال خالص ہوتا ہے ایسے ہی نوافل بھی قبول نہیں ہوتے ہیں تاآنکہ فرائض ادا نہ کیے گئے ہوں۔

نماز کا وقت ہوتا تھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ اپنے پروردگار کی آگ کی جانب چلو جو اس نے دہکائی ہوتی ہے۔ اس کو تم بجھا دو (بذریعہ ادائیگی نماز)۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حقیقت میں نماز مسکنت اور تواضع ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جسکو اس کی نماز بے حیائی اور برائی سے باز نہیں رکھتی اس کو بجز بعد کے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں ملتی۔ یا فرمایا کہ غافل شخص کی نماز اسے بے حیائی اور برائی سے باز نہیں رکھ سکتی۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ (نماز میں) کھڑے ہونے والے متعدد لوگ ہیں کہ قیام میں انہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بجز تھکن کے۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مراد غفلت شعار نمازی ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ نماز کا اتنا ہی اجر بندے کو عطا ہوتا ہے۔ جتنا اس نے سمجھا (مراد ہے توجہ سے سمجھ سمجھ کر پڑھی)۔

عارفوں نے فرمایا ہے کہ چار چیزوں کا نام نماز ہے۔

(1) علم کے ساتھ نماز کا آغاز کیا جانا۔

(2) حیا کے ساتھ قیام کرنا۔

(3) تعظیم کے ساتھ ادائیگی نماز اور چوتھے خوف کے ساتھ نماز کا اختتام ہونا۔

اور ایک بزرگ کا قول ہے کہ جس نمازی کا دل حقیقت پر قائم نہ ہو، اسکی نماز منقطع ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ایک نہر جنت میں ہے اسکو الافیح کہتے ہیں (الافیح کے معنی وسیع کے ہیں)۔ اس میں اس طرح کی حوریں موجود ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زعفران سے تخلیق فرمایا ہے۔ موتی اور یاقوت کے ساتھ وہ کھیلا کرتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح ستر ہزار زبانوں میں کیا کرتی ہیں۔ داؤد علیہ السلام کی آواز سے بڑھ کر خوبصورت انکی آواز ہے۔ جو کہا کرتی ہیں کہ ہم ایسے شخص کے واسطے ہیں جو اپنی نماز خضوع و خشوع اور حاضر دل کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ لازماً اسے جنت میں ٹھکانہ عطا کروں گا اور اس کو اپنی زیارت بھی لازماً کراؤں گا۔

مروی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو از جانب اللہ تعالیٰ یہ وحی کی گئی کہ اے موسیٰ مجھے تو جب یاد کرتا ہے تو یوں یاد کیا کر کہ اعضاء کو معطل کیا ہوا ہو اور میری یاد میں تو سکون میں اور خاشع ہو اور جس وقت میری یاد کرے اس وقت اپنی زبان اپنے دل کے پیچھے کر لیا کر اور میرے سامنے جب قیام کرے تو عاجز و منکسر بندے کی مانند ہو۔

میری مناجات خوف بھرے دل کے ساتھ اور سچی زبان سے کیا کر۔

مروی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی گئی کہ اپنی امت میں موجود نافرمان لوگوں سے کہہ دے کہ مجھے وہ یاد نہ کریں کیونکہ میں خود پر قسم اٹھا چکا ہوں کہ جو شخص مجھ کو یاد کرے گا اس کو میں بھی یاد کروں گا اور نافرمانوں نے جس وقت مجھے یاد کیا تو میں ان کو لعنت کے ساتھ ہی یاد کروں گا (یہاں پر غالباً مراد ہے کہ اگر انہوں نے مجھے توبہ کیے بغیر یاد کیا تو میں ......)۔ یہ ان نافرمانوں کے متعلق ارشاد ہے جو ذکر کرتے وقت غافل نہیں ہوتے اور اگر نافرمانی اور غفلت دونوں پائی جائیں تو پھر کیا صورت حال ہوگی (فتدبروا) اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت کے ذریعے نافرمانی اور غفلت سے اپنی حفاظت میں رکھے (آمین)۔

کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن نمازی لوگوں کو نماز میں سکون و اطمینان کی کیفیت میں اور دنیا میں نعمت میسر ہونے اور اس سے لذت میسر ہونے کی کیفیت میں اٹھایا جائے گا۔ (اس سے مراد ہے کہ جیسے وہ دنیا میں عمل پیرا تھے اس صورت میں محشور کیا جائے گا)۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو دوران نماز اپنی ڈاڑھی سے کھیلتا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کے دل میں اگر خشوع تو ہوتا اسکے اعضاء بھی خشوع میں ہوتے اور فرمایا جس کے دل میں خشوع نہیں ہوتا اسکی نماز کو رد فرمایا جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ متعدد آیات قرآن میں نماز میں خضوع و خشوع کرنے والوں کی تعریف ہوئی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:-

فی صلوتھم خاشعون۔ (اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں)۔ اور فرمایا ہے۔ علی صلوتھم دائمون۔ (اپنی نماز پر دوام کرنے والے ہیں)۔ اور فرمایا ہے۔ علی صلوتھم یحافظون۔ (اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں)۔

اور ایک فرمان یہ بھی ہے کہ نماز ادا کرنے والے لوگ تو بہت ہیں مگر نماز میں خشوع کرنے والے تھوڑے ہیں۔ حج تو بہت لوگ کرتے ہیں مگر حج مبرور کرنے والے تھوڑے ہیں پرندے تو بہت سے ہیں مگر بلبل تھوڑے ہیں۔

نماز محل خضوع اور مرکز تواضع ہے یہ ہی نشانی ہے نماز کی قبولیت کی۔ کیونکہ اسکے جائز ہونے کی جس طرح کہ ایک شرط ہے۔ ویسے ہی اسکی قبولیت کی بھی شرط ہے۔ جواز کی شرائط فرائض ادا کرنا ہے اور قبولیت کی شرط نماز میں خشوع کا ہونا ہے۔ ارشاد الہیہ ہے:

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون۔

(وہ ایمان والے کامیابی پا گئے جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔ المومنون۔ ۲)۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دو رکعت نماز ادا کی ان میں اچھی طرح سے دلی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رکھی وہ گناہوں سے یوں پاک ہو گیا۔ جیسے کہ اسکی والدہ نے اس کو آج جنا ہے۔

اور واضح رہے کہ مختلف قسم کے فضول خیالات نماز میں آئیں تو غفلت کا باعث ہوتے ہیں لھذا ایسے خیالات کو دفع کرنا لازم ہے۔ اور یہ یوں ہو سکتا ہے کہ کبھی ذرا اندھیرے میں نماز ادا کرے یا آوازوں اور نقوش والی چادروں اور خوبصورت لباس سے علیحدہ ہو کر نماز ادا کرے تو عمل درست ہو سکتا ہے۔ کیونکہ زینت والے لباس پر جب دوران نماز نظر پڑے گی تو اسی میں محو ہو جائے گا۔

روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جس وقت نماز پڑھی وہ چادر زیب تن فرما کر جو ابو جہم کی پیش کی ہوتی تھی۔ آپ کو پہنچی تھی جس پر نقوش تھے تو آنجناب نے بعد از نماز وہ چادر اتار دی۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ چادر واپس ابو جہم کو بھیج دیں۔ کیونکہ اس نے مجھے آغاز میں ہی توجہ ہٹا لینے پر راغب کیا۔

اور ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جوتے کا تسمہ تبدیل کرنے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ وہ نیا تسمہ تھا اور دوران نماز اس پر نظر پڑ گئی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ اسے اتار دو اور پرانا تسمہ ہی جوتے کو لگا دیں۔ اور ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ ابھی سونا حرام قرار نہیں دیا گیا تھا۔ آنجناب نے وہ انگوٹھی اتار پھینکی اور فرمایا۔ اس نے مجھے مشغول کر دیا کبھی اس پر نظر اور کبھی تم پر نظر (پڑتی تھی)۔ اور منقول ہے کہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

نے ایک باغ کے اندر نماز ادا کی باغ میں اشجار گھنے تھے ان میں سے پرندے نے باہر نکلنے کے لیے راستہ تلاش کرنا شروع کیا۔ تو حضرت ابو طلحہ کی نظر پرندے اوپر کو اٹھ گئی اور بھول گئے کہ کتنی رکعتیں ادا کی ہیں پھر انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ باغ صدقہ ہے۔ آپ جیسے چاہیں اس کو صرف فرمائیں۔

دیگر ایک شخص کے متعلق منقول ہے کہ وہ ایک باغ رکھتا تھا۔ اس میں اچھے پھل والی کھجوریں تھیں۔ وہ انکو دیکھ کر متعجب ہوا اور بھول گیا کہ کتنی رکعت پڑھی گئی ہیں۔ اس نے یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور ان سے کہہ دیا کہ یہ باغ صدقہ ہے۔ اس کو فی سبیل اللہ موزوں صورت میں صرف کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس باغ کو پانچ ہزار کے عوض بیچ دیا۔

اور بعض سلف نے کہا ہے کہ نماز کے اندر چار چیزیں نہایت سنگین والی ہیں۔ اول توجہ کا منتشر ہونا دوم منہ پر ہاتھ پھیرنا سوم کنکر دور کرنا چہارم اس جگہ پر نماز ادا کرنا جہاں سامنے لوگوں کی گذر گاہ ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے جب تک نمازی اپنی توجہ ادھر ادھر نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس پر نظر رکھتا ہے۔

نماز کے دوران حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یوں ہوتے تھے جیسے کوئی کیل گاڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اور بعض صحابہ یوں ہوتے تھے کہ رکوع میں یوں ہوتے کہ انکی پشت پر چڑیاں آ بیٹھتی تھیں گویا کہ وہ پتھر ہوں۔ اور طبعاً بھی متقاضی ہے کہ دنیا والوں کے سامنے جاتا ہے تو سکون اختیار کر لیتا ہے۔ یہاں بھی عجز و سکون اختیار کیا ہونا چاہیے۔

تورات میں آیا ہے کہ اے ابن آدم میرے بندے سکتے ہو تو روتے ہوئے قیام کیا کرو۔ میں اللہ تعالیٰ ہوں اور تمہارے دل سے قریب ہوں۔

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیٹھے ہوئے فرمایا اکثر اوقات آدمی حالت اسلام میں بڑھاپے میں آ جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے واسطے نماز بھی درست ادا نہیں کرتا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیسے ہے تو فرمایا۔ وہ نماز میں خضوع و خشوع پوری طرح نہیں کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب انابت نہیں رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد الذین ہم عن صلوتہم ساھون کے بارے میں لوگوں نے

حضرت ابوالعالیہ رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا (یعنی جو اپنی نمازوں کے بارے میں غافل ہیں)۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس سے نماز میں غافل رہنے والے وہ لوگ مراد ہیں جن کو معلوم نہیں ہوتا کہ دو پڑھی گئی ہیں یا کہ تین پڑھی گئیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جو شخص نماز کے وقت سے ہی غفلت کرتا ہے حتیٰ کہ وقت ہی گزر جائے اس آیہ کریمہ میں ساھون سے وہ مراد لیا گیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لا ینجو منی عبدی الا باداء ماافترضتہ علیہ۔

(مجھ سے میرا بندہ نجات نہیں پاتا سوائے ادا کرنے اس امر کے جو میں نے اس پر فرض فرمایا ہے)۔

اللھم صل علی سیدنا و مولینا محمد و علی الہ واھل بیتہ واصحابہ وبارک وسلم

